نعت کا مفہوم، عصر حاضر میں اس کی ضرورت واہمیت: ایک تحقیقی مطالعہ

Meanings of Na'at, Its Need and Importance in Contemporary Era: An Exploratory Study

Muhammad Rashid
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, rasheedawanpari@gmail.com
Riaz ul Haq
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, riazattari12@gmail.com
Abdul Haseeb
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, abdulhaseeb37303@gmail.com

Abstract :

Na'at is an Arabic word which literally means to prase the last prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). The use of Na'at has been in practice since the beginning of Islam. This word became very famous with the Prophet's (PBUH) mission. Na'at also refers to qasida, detailing the virtues of the Prophet (peace and blessings be upon him), and glorifying the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). In reality, the na'at describes the qualities that Allah Almighty has bestowed upon his beloved Messenger (peace and blessings of Allah be upon him). The way that Allah Almighty said the words of Na'at makes it seem like a Sunnah of God. Because the characteristics of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) are described in Na'at Mustafa. Na'at also contributes for the improvement morality of society. This is because hearing about and describing the Holy Prophet's (peace and blessings of Allah be upon him) characteristics motivates good deeds and drives out evil from an individual. Na'at bestows upon literature the blessing of progress, it is also heart and spiritual need, social need, Literary necessity, Faithful need so it has great importance.

Keyword: Importance of Na'at, Literary Necessity, Literature, Society

نعت مصطفی ﷺ کا بہت اعلیٰ مقام ہے۔ بنیادی طور پر نعت عربی زبان کا لفظ ہے ۔نعت کا استعمال شروع سے رواج پذیر ہے ۔نعت کا استعمال مختلف ادوار میں مختلف زبانوں میں ہوتا رہا ہے۔حضور ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی یہ لفظ بہت مشہور ہوا اور آپ ﷺ کے ثناء خوانوں نے آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اس عنوان سے بیان کرنا شروع کیے۔مختلف زبانوں کی لغات میں نعت کے معانی بیان ہوئے ہیں ذیل میں اس کا احاطہ کیاجائے گا۔

عربی لغات میں نعت کامفہوم

نعت مدحت مصطفی ﷺ ہےاور اس کا تعلق عربی زبان سے ہے بہت ساری عربی لغات جوکہ قدیم ہیں ۔ان مختلف عربی لغات میں نعت کا معنی مختلف انداز میں بیان کیاگیاہے۔عربی کی چندمشہور لغات میں نعت کا معنی ومفہوم درج ذیل ہے۔

لسان العرب میں "نعت" کا معنی

لسان العرب میں نعت کامعنی اس طرح بیان کیاگیاہے۔

نعت : النعت وصفک الشيء تنعته بما فيه و تبالغ في وصفه والنعت ما نعت به نعته ينعته نعتا وصفه[1].

نعت: نعت سے مرادو کسی چیز کے اوصاف کہنا،اس میں موجود خوبیوں کو بیان کرنااوراس کی وضاحت میں مبالغہ آرائی کرنا،نعت کسی شے کے وصف بیان کی جائے۔

تاج العروس میں نعت کامعنٰی

امام اللغۃ زبیدی تحریر کرتے ہیں۔

نعت الشيء وانتعته اذا وصفته وجمع النعت نعوت ....النعت من كل شيء جيده وكل شيء كان بالغا تقول هذا نعت أى جيد[2].

---

[1]۔ محمد بن مکرم بن منظور افریقی مصری، **لسان العرب** (بیروت: دار صادر، س ن)،2:99۔
Muḥammad bin Mukarram bin Manzoor al-Afriqi al-Misri, Lisan al-Arab (Beirut: Dar Sadr, no year), 99:2.

[2]۔ محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی مرتضی زبیدی، **تاج العروس من جواهر القاموس**(دارالھدایۃ: س ن)،5: 124 ۔

کسی شے کی صفات بیان کرنا نعت کہلاتا ہے۔ نعت کی جمع نعوت ہے۔ کسی چیز کا بہترین حصہ نعت کہلاتا ہے۔ جو کمال کے آخری درجے کو پہنچ جائے اسے اس کی نعت کہا جاتا ہے۔'

لوئیس معلوف کی نظر میں نعت:

نعت کے معنیٰ المنجد میں یوں لکھے ہیں:

تعریف کرنا، بیان کرنا، اچھی صفات دکھانا'۔[3]

المعجم الوسیط میں نعت:

المعجم الوسیط میں نعت کا معنی و مفہوم بیان کرتے ہوئے ابراہیم مصطفی لکھتے ہیں:

النعت: الصفة [4]

نعت کا معنی ہے صفت

مقاییس اللغۃ:

ابو حسین احمد بن فارِس بن زکریا نے مقاییس اللغۃ میں نعت کا معنی اس طرح بیان کرتے ہیں:

النون والعين والتاء: كلمةٌ واحدة، وهي النَّعْت، وهو وَصْفُك الشيءَ بما فيه من حُسْن[5]

نون اور عین اور تا: یہ کلمہ واحد ہے اور نعت سے مراد کسی شئے کی وہ صفت جس میں خوبصورتی ہو۔

Muḥammad bin Muḥammad bin Abd al-Razzāq al-Ḥusainī, Murtaza, al-Zabaidī, Tāj al-Uros min Jawāhir al-Qāmoos (Dar al-Hidāyah:no year), 5:124.

[3] ۔لوئیس معلوف، **المنجد فی اللغۃ**، (بیروت، 1988)، 819۔

Louis Ma'loof, Al-Munjad fī-al-Laghah, (Beirut, 1988), 819.

[4] ۔ابراھیم مصطفی، **المعجم الوسیط**(دارالدعوۃ، س ن)، 933:2 ۔

Ibrāhīm Mustafa, Al-Mo'jam al-Wasīt (Dār al-Da'wah, no year), 933:2.

[5] ۔ احمد بن فارس بن زکریاء قزوینی رازی، ابوالحسین، **معجم مقاییس اللغۃ**، (دارالفکر)، 1399ھ - 1979ء، 359:5۔

Aḥmad bin Fāris bin Zakaria al-Qazwinī al-Razī, Abu al-Ḥussain, Mujam al-Muqayīs al-Lughah, (Dār al-Fikr), 1399 AH - 1979 AH, 359:5.

المحیط فی اللغۃ:

الصاحب بن عباد اپنی مشہور لغت کی کتاب **المحیط فی اللغۃ** میں نعت کا معنی و مفہوم یوں تحریر کرتے ہیں کہ :

الوَصْفُ. وقيل: هو وَصْفُكَ الشيءَ بما فيه إلى الحُسْنِ مَذهبُه [6]

نعت کا معنی ہے خوبی، اور کہا جاتا ہے کہ کسی چیز کی وہ خوبی ہے جو اس میں خوبصورتی کی وجہ سے ہو.

مصباح منیر:

امام الفیومی لغت کی مشہور کتاب **المصباح المنیر** میں نعت کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

(نَعَتَ) نفسه بالخير وصفها [7]

نعت سے مراد کسی کی اچھائی بیان کرنا اور اس کی خوبی ہے۔

تہذیب کتاب الافعال:

ابن القطاع نعت کا معنی و مفہوم بیان کرتے ہوئے "تہذیب کتاب الافعال" میں لکھتے ہیں:

(نعت) الشيء نعتا وصفه [8]

نعت سے مراد ہے کسی شئے کی تعریف اور اس کی خوبی

اردو لغات میں نعت کا معنی و مفہوم

رافع اللغات:

ڈاکٹر فرمان فتح پوری رافع اللغات میں نعت کا معنی و مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں:

---

[6]۔ اسماعیل بن عباد بن العباس، المشہور بالصاحب بن عباد، **المحیط في اللغة** (ط۔ن)، 80:1۔
Ismail bin Ibād bin al-Abbās, Al-Mashoor Bil-sāḥib bin Ibād, Al-Muhīt fī al-Lughah, no year), 1:80:.

[7]۔ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی ، **المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر الرافعی** (بیروت، المکتبۃ العلمیہ)، 612:2۔
Aḥmad bin Muḥammad bin Alī Al-Muqarī al-Fayumī, Al-Misbah al-Munīr fī Gharīb al-Sharh al-Kabīr by Al-Rafa'i (Beirut, Al-Maqtab-al-Illimia), 612:2.

[8]۔ ابو قاسم علی بن جعفر سعدی، ابن قطاع، **تہذیب کتاب الأفعال** (بیروت، عالم الکتب)، 104:3۔
Abu Al-Qāsim Ali bin Ja'far Al-Sa'dī, Ibn-al-Qatta', Tahdheeb Kitāb Al-Af'āl (Beirut, Alam Al-Kutub), 104:3.

نعت(ع۔ا۔ث) مدح وثناء تعریف وتوصیف، حضورﷺ کی منظوم تعریف [9]

آئینہ اردو لغت:

مرتبین آئینہ اردو لغت، پروفیسر علی حسن، محمد ظہور الحسن اور جاوید حسین حضور تاجدار کائناتﷺ کی مدح سرائی پر لکھی جانی والی آئینہ اردو لغت میں نعت کا معنی و مفہوم یوں لکھتے ہیں:

نعت: مدح، ثنا، تعریف وتوصیف حضور اکرمﷺ کی توصیف میں مدحیہ اشعار۔[10]

قاموس الوحید میں نعت کا معنیٰ

مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی،القاموس الوحید میں لفظ نعت کے بارے تحریر کرتے ہیں:

النعت:صفت ،جمع : نعوت[11]

فیروز الغات میں نعت کا معنیٰ

مولوی فیروز الدین نعت کے معنیٰ اپنی کتاب فیروز الغات اردو میں یوں لکھے ہیں:

نعت: تعریف وتوصیف،ثناء،مدح، رسول اللہﷺ کی شان میں مدحیہ اشعار کہنا۔[12]

درسی اردو لغت میں نعت کا مفہوم

درسی اردو لغت کے مرتب کردہ محمد اسحاق جلال پوری اور تاج محمد نعت کا مفہوم بیان کرتے ہیں کہ:

نعت(نَع۔ت)(اسم۔مونث) عربی۔تعریف ،ثنا ،مدح ،قصیدہ رسول اکرمﷺ کی تعریف میں نظم۔[13]

9۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری،**رافع اللغات**،745

Dr. Farmān Fatehpurī, Rāfi al-Lughāt, 745

10 ۔پروفیسر علی حسن،**آئینہ اردو لغت**،103۔

Professor Ali Hasan, Ayena Urdu Lughat, 103.

11 ۔وحید الزماں، **القاموس الوحید**،(لاہور، ادارہ اسلامیات)،172۔

Waḥeed al-Zamān, Al-Qamoos al-Waḥīd, (Lahore, Institute of Islamiat), 172.

12 ۔فیروز الدین،**فیروز اللغات اردو**،(لاہور، فیروز سنز)،213۔

Ferozuddin, Feroz Al-Lughāt Urdu, (Lahore, Feroz Sons), 213.

وصف بیان کرنا، تعریف کرنا، خوبیاں بیان کرنا، ثنا، مدح، قصیدہ رسول، اچھی صفات بیان کرنا، بہت عمدہ چیز ،اچھائی بیان کرنااور خوبی وغیرہ مجموعی طور پر تمام لغت کی کتابوں میں اس طرح کی لغوی بحث کی گئی ہے جس سے نعت کا معنی و مفہوم بہت واضح ہو جاتا ہے۔

یعنی نعت سے مراد حضور ﷺ کی ایسی مدح سرائی, قصیدہ اور اچھائی بیان کرنا ہیں جو نبی مکرم ﷺ کے وصف حمیدہ ہیں اور حضور ﷺ کی نعت کہنا نعت کہنے والے بہت عمدہ چیز تصور کرتے ہیں۔

نعت کی ضرورت واہمیت

نعت دراصل اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے وہ اوصاف بیان کرنا ہیں جو باری تعالیٰ نے خود ارشاد فرمائے ہیں۔ گویا ایک طرح سنت خدا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے نعت رسول فرمائی۔ نعت رسول جہاں قلبی سکون کا باعث بن کر انسان کی روحانیت کو تقویت دیتی ہے وہاں نعت ایک معاشرے کی بہتری کا سبب بھی بنتی ہے کیونکہ نعت مصطفی ﷺ میں حضور ﷺ وصف بیان کیے جاتے ہیں اور حضور تاجدار کائنات ﷺ کے وصف بیان کرنااور ان اوصاف کی سماعت انسان سے برائیوں کا خاتمہ اور اچھائیوں کی ترغیب کا سبب بنتا ہے اسی طریقے سے نعت گوئی سے ادب کو ترقی کی منزل نصیب ہوتی ہیں ۔اگر نعت کو ان پہلوؤں سے دیکھا جائے تو درج ذیل پہلوؤں سے نعت کی ضرورت واہمیت بہت زیادہ اور واضح ہے۔

1۔ نعت کی قلبی وروحانی ضرورت واہمیت

2۔ نعت کی سماجی و معاشرتی ضرورت واہمیت

3۔ نعت کی ادبی ضرورت واہمیت

4۔ نعت کی ایمانی ضرورت واہمیت

1۔ نعت کی قلبی وروحانی ضرورت واہمیت:

نعت کی جذباتی اور روحانی ضرورت اور اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ دراصل دل ہی انسانی روح کا اصل گھر ہے، لہٰذا انسانی جسم میں موجود ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر کی طرح دل اور روح کا بھی قدیم رشتہ ہے۔

---

[13]۔ محمد اسحاق جلال پوری، **درسی اردو لغت**، 143۔
Muḥammad Ishāq Jalal Purī, Darsi Urdu lughat, 143.

اسی وجہ سے کہ غیر مسلم مفکرین جب بھی دل کاتذکرہ کرتے ہیں توساتھ ہی روح کاتذکرہ بھی کرتے ہیں، بلکہ مغربی عیسائی مصنفین بھی اس بات پر تسلیم خم کرتے ہیں کہ آج بھی ہمارے دلوں میں اس جنت کی یادذکر باقی ہے جہاں سے حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا تھا۔ جیسے مغربی مصنف رچرڈ ڈی بائنبر گ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

اسی وجہ سے مغربی عیسائی مفکرین تسلیم کرتے ہیں کہ اس جنت کی یاد آج تک ہمارے دلوں میں موجود ہے اور اسی طرح غیر مسلم فلسفی جب بھی دل کی بات کرتے ہیں تو روح کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا۔ اسی وجہ سے جب غیر مسلم فلسفی دل کا ذکر کرتے ہیں تو روح کا بھی ذکر کرتے ہیں، مغربی عیسائی مصنفین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس دن اور دور میں بھی اس جنت کی یاد ہمارے دلوں میں باقی ہے جیسا کہ مغربی مصنف رچرڈ ڈی بینبر گ اپنی کتاب میں کہتا ہے:

ہم جنت میں بکھرے ہوئے جنتی بچپن کا حوالہ دیتے ہیں کہ جنت کی گمشدہ یادیں جو ہماری مصروف زندگیوں کے ہنگاموں کی تہہ کے نیچے پڑی ہیں اور ہمارے جسموں اور جذبات کے خلیوں میں چھپی ہوئی ہیں۔

"ہماری مصروف ترین زندگی کے کے تہہ خانوں میں، ہمارے قلوب اور اجسام کے خلیات (Cells) میں گمشدہ جنت (A Paradise lost) کی پوشیدہ یادیں موجود ہوتی ہیں۔ جنہیں ہم جنت میں اپنی مشترکہ بچپن جیسی زندگی (Our shard paradisal infancy) قرار دے سکتے ہیں۔[14]

یعنی یہ ثابت ہوا کہ دل اصل مکان ہے روح کا اور اگر وہ جنت والی روحانی کیفیات اب دل پر وارد کرنی ہوں تو اس کے لئے کسی جنتی کی یاد دہانی اور اس کا ذکر چھیڑنا ہوگا تو جنت والی سب سے اعلیٰ ترین ہستی محمد مصطفیﷺ ہیں۔ اس لئے ان کے اوصافِ حمیدہ کاتذکرہ چھیڑنے سے روح و قلب کو سکون میسر ہوگا اور اس طرح حضورﷺ کے اوصاف کی سماع کرنے والے قلوب پھر نیکی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

قلب و روح کی تسکین نعت میں کیسے مضمر ہے اس حجاب کو کشف کیا ہے داتا گنج بخش علی ہجویری نے اپنی مشہور کتاب "کشف المحجوب" میں اور جس کا اردو ترجمہ بھی بڑا اعلیٰ ہے کیونکہ اس کا مقدمہ پیر کرم شاہ الازہری نے لکھا ہے۔

[14]Memories and visions of Paradise, Los Angelus, 1989.

روح کا آواز کی طرف میلان:

جب مختلف قسم کی آوازیں باہم ملتی ہیں تو طبیعتوں پر عجیب کیفیات طاری ہو جاتی ہیں یہ سماع انسانوں اور حیوانوں میں عام ہے روح ایک لطیف چیز ہے۔ سریلی آواز میں بھی صد گونہ لطافت ہوتی ہے۔ جب روح ایک سریلی آواز کو سنتی ہے تو جنسی میلان رونما ہوتا ہے۔ اطباء اور دیگر مدعیان نے تحقیق نے اس موضوع پر بہت کچھ کہا ہے اور صوت وآہنگ پر ضخیم کتابیں تصنیف کی ہیں ان کے آثارِ فن آج ہمارے سامنے گانے بجانے کے آلات کی صورت میں موجود ہیں۔ جو لوگوں نے ہواؤ ہوس اور لہو ولعب کی طلب کی تسکین کے لئے شیطانی روش وضع کیے ہیں۔

نغمہ سرا بلبل پر اثرِ الحان وسرور:

اسحاق موصلی ایک باغ میں گا رہے تھے ایک بلبل نغمہ سرا ان کی راگنی سن کر خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر سنتا رہا۔ پھر تڑپ کر درخت سے نیچے گرا اور مر گیا الحان وسرور جملہ جانداروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

وجد سرور میں اونٹوں کی ہلاکت:

حضرت ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ میں ایک بار عرب کے ایک قبیلے کے سردار کے ہاں مہمان تھا۔ ایک حبشی کو دیکھا طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا خیمے کے دروازے پر دھوپ میں پڑا ہوا ہے۔ مجھے ترس آیا ارادہ کیا کہ سردار سے اس کی سفارش کروں۔ چنانچہ جب کھانا سامنے آیا اور سردار تکریماً خود بھی شریک بعام ہونے کے لئے آگیا تو میں نے کھانے سے انکار کر دیا عربوں کے نزدیک یہ چیز سخت ناگوار ہے۔ سردار نے انکار کا سبب پوچھا۔ میں نے کہا کہ میرا انکار اس امید کرم کی بنا پر ہے جو میں سردار سے رکھتا ہوں۔ جواب ملا میرا سب مال ومتاع حاضر ہے کھانے سے انکار نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے کہا مجھے مال ومتاع کی ضرورت نہیں ہے صرف یہ غلام چاہئے۔ سردار نے کہا پہلے اس کا جرم سمجھ لو پھر غلام کو چھوڑ دیا جائے گا۔ غلام کیا سب املاک تمہارے قبضہ اختیار میں ہے۔ میں جرم پوچھا تو سردار نے بیان کیا یہ غلام حدی خوان ہے اور نہایت درجہ خوش الحان ہے۔ میں اس کو کچھ اونٹ دے کر غلہ لادلانے کو بھیجا۔ اس نے ہر اونٹ پر دو اونٹوں کا بوجھ لاد دیا۔ راستہ بھر حدی خوانی کرتا رہا اور اونٹ دوڑتے رہے تھوڑے ہی عرصے میں وہ یہاں آگیا۔ جب بوجھ اتارا گیا تو اونٹ ہلاک ہو گئے مجھے سخت تعجب ہوا اور میں نے کہا کہ سردار یقیناً یہ سچ ہے؟ مگر مجھے اس کا ثبوت چاہئے ہم یہ بات کر رہے تھے کہ چند اونٹ صحراء سے کنوئیں پر پانی پینے کے لئے آئے شتر بانون کے بیان کے مطابق یہ اونٹ تین روز سے پیاسے تھے۔ سردار نے حبشی غلام کو حدی خوانی کا حکم دیا اونٹ اس کی آواز سن کر ایسے ہوئے کہ کسی نے پانی کو منہ تک نہ لگایا اور تھوڑی ہی دیر میں جنگل میں منتشر ہو گئے۔ اس کے بعد سردار نے غلام کو مجھے دے دیا۔

سریلی آواز میں جانوروں کا سرور:

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شتر بان اور گدھوں والے گاتے ہیں تو ان کے جانوروں پر سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ خراسان اور عراق میں رات کے وقت ہرن پکڑنے والے ایک طشت بجاتے ہیں ہرن اس کی آواز سن کر اپنی جگہ ساقط ہو جاتے ہیں اور پکڑ لئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں ہرن کے شکاری جنگل میں گاتے ہیں۔ ہرن سریلی آوازوں کے کیف میں جھوم کر ان کی طرف آتے ہیں۔ شکاری ان کو گھیرے میں لے کر گاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہرن آنکھیں بند کر کے سو جاتے ہیں اور پکڑ لئے جاتے ہیں۔

سریلی آواز میں بچوں کو سکون:

چھوٹے بچے گہوارے میں رو رہے ہوں اور کوئی انہیں سریلی آواز میں لوری سنائے تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور لوری سنتے ہیں۔ اطباء ایسے بچوں کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ وہ صحیح الحس ہیں اور بڑے ہو کر زیرک اور صاحب فہم ہوں گے۔

کہتے ہیں کہ ایران کا کوئی بادشاہ وفات پا گیا اس کا بچہ صرف دو سال کا تھا۔ وزراء نے ارادہ کیا کہ بچے کو تخت نشین کیا جائے گا۔ حکیم بزرج مہر سے مشورہ کیا گیا اس نے کہا ٹھیک ہے مگر دیکھنا چاہئے کہ یہ صحیح الحس ہے کہ نہیں؟ وزراء نے تدبیر پوچھی بزرج مہر کے حکم کے مطابق گویوں نے گانا شروع کیا۔ بچہ سرور میں آکر ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ بزرج مہر نے کہا: اس بچے سے مملکت کی خیر و فلاح کی توقع رکھنی چاہئے۔

الغرض نغمات کا تاثر حکماء کے نزدیک ایک مسلمہ چیز ہے اور اس پر کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں ہے اگر کوئی شخص نغمات و سرود یا ساز کو دل پذیر نہیں سمجھتا تو یقیناً وہ جھوٹ بولتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے یا وہ صاحب احساس نہیں اس لئے انسانیت اور تصوف سے خارج ہے۔ کچھ لوگ رعایتِ حکم حق تعالیٰ کی بنا پر منع کرتے ہیں۔ مگر فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کھیل تماشہ مقصود نہ ہو اور الحان فسق و فجور میں مبتلا نہ کرے تو اس کا سننا مباح ہے اس پر کثیر آثار اخبار موجود ہیں۔

عن عائشة قالت كانت عندي جارية تغني ورسول الله ﷺ يستمع فلما سمعت بحس عمر فرت فلما دخل عمر تبسم النبي ﷺ فقال عمر ما أضحكك يا رسول الله قال (ضحكت أن جارية كانت

عندي تغني فلما سمعت حسك فرت) فقال عمر لا أبرح حتى أسمع مما كان يسمع منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبلت تغني وعمر يسمع [15]

میرے پاس ایک کنیز گا رہی تھی کہ حضرت عمر نے اندر آنے کی اجازت طلب کی جب کنیز کو علم ہوا اور ان کی آہٹ سنی تو بھاگ گئی۔ جب حضرت عمر اندر داخل ہوئے۔ تو رسول مسکرا دیئے حضرت عمر نے ہنسنے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک کنیز گا رہی تھی۔۔ تمہارے پاؤں کی آہٹ سن کر بھاگ گئی۔ عمر نے عرض کی میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک وہ چیز نہ سن لوں جو حضور ﷺ نے سنی تھی۔ آنحضور ﷺ کنیز کو بلایا وہ گانے لگی اور حضور ﷺ سنتے رہے۔

اسی قسم کی اور بہت سی روایتیں ہیں۔ شیخ عبدالرحمن سلمی نے سب کو اپنی کتاب "السماع" میں جمع کر دیا اور سماع کے مباح ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔ مشائخ کرام کا مقصود جداگانہ ہے۔ فقیہان اباحت عوام کا کام ہے۔ صوفیا کے لئے اباحت وہ ہے جو اعمال کے لئے سود مند ہو۔ اہل ہوش کو لازم ہے کہ ایسے امور کے درپے ہوں جو سود مند ہوں۔ [16]

"عصر حاضر کی ایجادات دماغ سے متعلق ہیں، دل سے ان کا کوئی واسطہ نہیں، سائنسی ترقی ہمیں دماغ کے سبب ملی ہے اگر ہم اخلاقی ترقی کے خواہاں ہیں تو اس کا امکان صرف دل سے ہی ہے ۔ [17]

2۔ نعت کی سماجی و معاشرتی ضرورت و اہمیت:

نعت کی سماجی و معاشرتی ضرورت و اہمیت بہت زیادہ ہے۔ نعت جو کہ مدحتِ مصطفی ﷺ ہے معاشرے کی اصلاح کا سبب بھی ہے کیونکہ نعت سے آقا ﷺ کی صفاتِ حمیدہ کا تذکرہ ہوتا ہے اور صفاتِ حمیدہ کے تذکرہ سے انسان کی اپنی سیرت و کردار اور اخلاق و عادات کی اصلاح ہوتی ہے۔ اگر معاشرے کو ایک بھی اچھا باکردار انسان مل جائے تو معاشرہ ترقی و کامیابی اور اصلاح کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اور حضور ﷺ کا سب سے بڑا مدح خاں عظیم جو

---

[15] ۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق اسفرائنی، **مسند ابی عوانۃ** (بیروت، دار المعرفۃ)، 2:473۔

Abu Awana Yaqoob bin Isḥāq al-Asfarāynī, Musnad Abi Awāna (Beirut, Dar al-Marfa'a), 2:473.

[16] ۔ سید علی بن عثمان ہجویری، **کشف المحجوب** (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2010ء)، 522-525۔

Syed Ali Bin Uthmān Hujwairī, Kashf Al-Maḥjub (Lahore: Zia-ul-Qurān Publications, 2010), 522-525.

[17] The Heart's Code" ,New York, 1998.

کہ خالق کائنات ہے نعت کی سب سے بڑی تصنیف اسی بادشاہ اعظم کی ہے اس کتاب مقدس یعنی قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا [18]

تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونہ (حیات) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ ملاقات اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو اور ذکر الٰہی کی کثرت کرتا ہے۔

أو فيه خصلة من حقها أن يؤتسى بها حيث قاتل بنفسه [19]

یا آپ ﷺ کی سیرت یا کوئی ایسی خوبی ہے جو تقلید کے لائق ہے۔ مثلاً آپ کا بنفس نفیس جہاد کرنا۔

معلوم ہوا کہ حضور کی زندگی شریف سارے انسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زندگی کا کوئی شعبہ بقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رب نے حضور کی زندگی کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا، کاریگر اپنی تمام تر کوششیں صنعت کے نمونے کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زندگی وہ ہے جو ان کے نقش قدم پر چلے، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا اور جاگنا نبی کے نقش قدم پر چلیں تو یہ سب کام عبادت بن جاتے ہیں۔ نمونے میں پانچ اشیاء ہیں۔

نمبر 1۔اسے ہر طرح سے کامل بنایا گیا ہے۔

نمبر2۔اسے بیرونی دھول سے پاک رکھا جاتا ہے۔

نمبر3۔یہ پوشیدہ نہیں ہے۔

نمبر4،خالق اس کی تعریف کرنے والے سے خوش ہوتا ہے۔

نمبر5۔وہ اس میں عیب تلاش کرنے پر ناراض ہو جاتا ہے۔

---

[18]۔القرآن،21:33
Al-Qurān, 21:33

[19]۔ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی، **تفسیر النسفی**، (بیروت: دار النفائس، 2005ء)، 3:240۔
Abu al-Barakat Abdullah ibn Aḥmad ibn Maḥmud al-Nasafī, Tafsir al-Nasafī, (Beirut: Dar al-Nafais, 2005), 240:3.

یہ پانچ چیزیں نبی کریم ﷺ میں موجود ہیں۔ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ جو مومن یہ تین صفات کا حامل ہو، اتباع رسول ﷺ کرے، اللہ سے امید رکھے اور رب کو کثرت سے یاد کرے، وہ دنیا اور آخرت میں عیش و عشرت کی زندگی گزارے گا، کیونکہ اسے مصیبت میں صبر اور شکر کی نعمت نصیب ہو گی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ[20] بے شک ان میں سے بہترین نمونہ ہے تمہارے لیے (خصوصاً) جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو اور جو منہ موڑے تو بے شک اللہ تعالیٰ غنی اور سراہا ہوا ہے۔

3۔ نعت کی ادبی ضرورت واہمیت:

نعت کی ادبی ضرورت واہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ نعت شاعری ایک ایسی منفرد صنف ہے۔ جس میں بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نعت بنیادی طور پر ایک نظم ہے مگر بہت ساری نظمیں ایسی ہیں کہ جن میں کوئی خاص احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے حمد دوسرے موضوعات پر لکھی گئی نظمیں ان میں جتنا زیادہ لکھنا چاہیں مزید سے مزید تر لکھ سکتے ہیں مگر نعت میں احتیاط کا دامن مضبوطی سے تھامنے کی بے ضرورت ہوتی ہے۔

نعت لکھتے ہوئے نہ تو کم اور نہ ہی زیادہ لکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر کم لکھ دیا تو گستاخی رسول کا امکان ہوتا ہے اور زیادہ لکھ دیا تو شرک کے امکان ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نعت ایک ایسی صنف بن چکی ہے جو ادب کی دنیا میں ایک ضرورت ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر اردو ادب میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

4۔ نعت کی ایمانی ضرورت واہمیت:

مدحت مصطفیﷺ جو کہ محبتِ مصطفیﷺ کا ایک انداز ہے اور یہ طریقہ ایسا جذبہ ہے جو صدیوں سے جاری ہے اور عاشقان رسولﷺ کے اظہار محبت کے انداز مختلف ہیں گویا بارگاہِ مصطفیﷺ میں عقیدت کے پھول نچھاور کرنا ایمان کی نہ صرف ضرورت ہے بلکہ اس کی اہمیت اس طرح سے ہے کہ مدحت مصطفیﷺ ایمان کی شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُه اُمَّهٰتُهُم [21]

یہ نبی مومنین پر انکی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہرات) ان کی مائیں ہیں۔

---

[20]۔ القرآن، 60:6 — Al-Qur'ān, 60:6

[21]۔ القرآن، 6:33 — Al-Qur'ān, 6:33

وقال ابن عباس وعطاء: يعني إذا دعاهم النبي ﷺ ودعتهم أنفسهم إلى شيء كانت طاعة النبي ﷺ أولى بهم من طاعتهم أنفسهم [22]

اور ابن عباس اور عطا نے اس آیت کا مطلب بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کسی شخص کو کسی کام کی دعوت دیتے ہیں اور اس شخص کا نفس کسی اور شے کی تمنا کرتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی اطاعت، نفس کی پیروی سے کہیں زیادہ ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ فوائد کے ذمہ دار ہے اور وحی الٰہی کے ذریعے سب مسلمانوں کے نقصان کو خوب جانتے ہیں۔ پیغمبر اس چیز کو مومنوں کے لئے پسند کرتے ہیں اور اس کام کا حکم دیتے ہیں جس میں مومنین کو نجات ملتی ہے۔

االلہ تعالٰی نے فرمایا:

حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم ۔

لا يؤمن احدُكم حتىٰ اكون احبَّ اليه من والده و ولده والنّاس اجمعين [23]

کوئی شخص تم میں سے اس وقت مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ میں اسے اس کے والد ،اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ [24]

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جو شخص ان تین اوصاف کا حامل ہو وہ حلاوت ایمان سے مستفید ہو سکتا ہے۔

(ا) یہ کہ اس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔

---

[22] ۔ محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، **معالم التنزیل**،(دار طیبۃ للنشر والتوزیع،1417ھ)،318:6۔
Muhyi Sunnah Abu Muḥammad al-Hussein bin Masoud Baghwī, Ma'alam al-Tanzīl, (Dar Tayyaba for publication and distribution, 1417 AH), 318:6.

[23] ۔ محمد بن اسماعیل بخاری، **صحیح بخاری**، بابؒ: حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الإِيمَان (دار طوق النجاۃ)، 12:1، رقم:15
Abu Abdullah Muḥammad bin Ismail al-Bukhārī, Saḥiḥ al-Bukhārī, Bab: Hubb al-Rasool (peace be upon him)min al Iman (Dar Tawq al-Najat), 1:12, number: 15

[24] ۔ بخاری، صحیح بخاری، بابؒ: حَلاَوَةِ الإِيمَانِ، 12:1، رقم:16
Al-Bukhārī, Saḥiḥ al-Bukhārī, Bab: Ḥalawat al imān, 1:12, Number: 16

(۲)وہ آدمی ہر شخص سے صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرے۔

(۳)اوراس کے نزدیک کفر میں لوٹنا آگ میں ڈالے جانے کی طرح ناپسند ہو۔

خلاصہ بحث

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی تعریف نعت کہلاتا ہے۔پورا قرآن اللہ کے آخری نبی پر نازل ہوا اور اس میں بہت سی آیات براہِ راست نبی کریم ﷺ کی نعت پر مشتمل ہیں اور بہت سی بالواسطہ طور پر تعریف رسول کرتی ہیں۔نعت کے بہت سے فوائد ہیں جن میں ادبی طور پر بھی ہیں اور اخلاقی طور پر بھی ہمارے لئے بہت سے پہلو رکھتے ہیں۔اس سے سماجی اور معاشرتی طور پر بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں جن میں سے اہم فائدہ معاشرے کی اصلاح ہے۔ نعت پڑھنے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ نعت پڑھنے اور سننے کا عمل بہت اچھا ہے اور اس سے بہت سے فوائد بھی ملتے ہیں لیکن موجودہ دور میں جس طرح نعتیہ محافل منعقد کی جاتی ہیں اور ان میں جو نعتیہ کلام پیش کئے جاتے ہیں ان میں اصلاح کی ضرورت ہے۔بعض نعتیہ کلام نبی کریم ﷺ کی شان کے لائق نہیں ہوتے دوسرا جو محافل اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ ساری ساری رات لوگ جاگتے ہیں اور نمازِ فجر بھی ادا کئے بغیر سو جاتے ہیں۔اس طرز کی محافل نعت سے بچنا چاہئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License